

سوال

میرا سوال باکسنگ اور اس کے حکم کے متعلق ہے، ہماری مسجد کی انتظامیہ باکسنگ کے تربیتی کورس منعقد کروانے کا سوچ رہی ہے، اس لیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں آیا باکسنگ جائز بھی یا نہیں؟ اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو افراد کو آپس میں ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ چہرے پر مارنے سے اجتناب کریں، کیونکہ ہم آدم علیہ السلام کی صورت پر بنائے گئے ہیں " تو کیا اس بنا پر مسلمان شخص کے لیے باکسنگ سیکھنا کہ ہر ایک شخص دوسرے کے چہرے پر مارتا ہے، یہ کھیل سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شریعت اسلامیہ نے ہر وہ چیز مباح کی ہے جو بدن کو فائدہ دے اور بدن کے لیے نقصان نہ ہو، اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس سے بدن پر ظلم ہو اسے نقصان و ضرر پہنچے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"یقیناً تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے"

صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (1839) .

جسمانی ورزش و ایکسرسائز اگر شرعی ممنوعات سے خالی ہو تو یہ ورزش کرنا مفید ہے، اور باکسنگ ایک قدیم کھیل ہے جو اغارقہ کھیلا کرتے تھے۔

کھیلوں کی اقسام میں سب سے بری کھیل ہے، بلکہ باکسنگ تو اس کی مستحق ہی نہیں کہ اسے کھیل کا نام دیا جائے، باوجود اس کے کہ یورپی ممالک - جہاں باکسنگ ایک ہنر کی اساس کی بنا پر بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے - خاص کر اپنے ذاتی دفاع کے لیے ایک بہت ہی عمدہ کھیل قرار دیتے ہیں، لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں، یا پھر جان بوجھ کر عمداً بھول جاتے یہ اسکا بینادی اور رئیسی ہدف تو مد مقابل کو اذیت سے دوچار کرنا اور اسے زمین پر گرا کر ناک آؤٹ کرنا ہوتا ہے، اور اس کے لیے بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ایک زور دار اور فیصلہ کن مکہ - جیسا کہ وہ اسے

یہی نام دیتے ہیں۔ مارا جائے جس سے مد مقابل ناک آؤٹ ہو کر گر پڑے، اور باکسنگ میں کامیابی کی بلندی یہی ہے۔

(بہت سے ممالک کی پارلمنٹوں میں بہت زیادہ مطالبہ کیا گیا کہ باکسنگ کو بطور ہنر اختیار کرنے والوں پر پابندی لگا دی جائے، کیونکہ باکسر کے لیے باکسنگ بہت اذیت ناز چیز ہے، بلکہ سویڈن کو اس میں کامیابی بھی ہوئی، اور بہت سارے ممالک اس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے، حالانکہ باکسروں کو اس کھیل سے بہت اذیت ہوتی ہے، بلکہ بہت سارے باکسر تو اس کھیل کے نتیجہ میں ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ باکسنگ پر پابندی کی مطالبہ کے پیچھے انہی باکسروں کی وفات ہی تھی، یا یہ مطالبہ تھا کہ کم از کم اس کے لیے سخت قسم کے قواعد بنائے جائیں، جو اس کی سختی اور شدت کو ختم کریں۔

ماخوذ از: یہاں لندن ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983) میلادی۔

ویلز میں برطانیہ میڈیکل کمیٹی کے مندوب ڈاکٹر روجڈ ہرٹی اس سلسلے میں کمیٹی کے سروے کے متعلق کہتے ہیں:

(ہم ساری دنیا کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ باکسنگ انتہائی خطرناک کھیل ہے، اس وجہ سے نہیں کہ باکسنگ کی بنا پر بہت سارے باکسروں کی اموات واقع ہو چکی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ باکسنگ کی بنا پر پیدا ہونے والے افراد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کھیل کی سرپرستی کرنے والی کمیٹیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اس کھیل کو بند کر دیں، اور اسے کھیلوں میں شامل ہی نہ کیا جائے۔

اور یہاں دوبارہ یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ کھیل ہزاروں باکسروں کی گھات میں کہ انہیں باکسنگ کی بنا پر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار کر کے رکھ دے،

(1945) سے لیکر (1983) تک باکسنگ کی بنا پر ہلاک ہونے والے باکسروں کی تعداد تین سو پچاس تک پہنچ چکی ہے)۔

ماخوذ از: landan here ہے عدد نمبر (413) مارچ (1983)۔

اس کھیل کے متعلق اسلامی موقف:

اسلامی اصول مکمل طور پر اس تصور کا انکار کرتا ہے کہ وہ عموماً امت کی تربیت میں اس طرح کا خطرناک انحراف اس حد تک پیدا ہو جائے جو امت کے افراد کے مابین شدید قسم کی لڑائی کی اجازت دیتا ہ بلکہ ساری انسانیت کے مابین اس طرح کی اجازت نہیں دیتا۔

ذیل میں ہم چند ایک اصول بیان کرتے ہیں:

1 - ضرر اور نقصان کو ختم اور زائل کرنا:

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ باکسنگ ایک ایسا کھیل ہے جس کے انسانی زندگی کو بہت زیادہ ضرر و نقصانات ہیں، اور اس کی گواہی بھی یورپیوں نے دی ہے، جنہیں انسانی شعور نے اس پر راغب کیا کہ وہ اس کھیل کو بند کرنے کا مطالبہ کریں، بلکہ اس کو عالمی کھیلوں کی ڈکشنری سے ہی نکال باہر کریں۔

2 - چہرے کی بے حرمتی:

باکسنگ کا کھیل ایسا ہے جس میں مد مقابل کے چہرے پر پوری قوت سے مکہ مارنا ہوتا ہے، اور باکسر کو مکمل اجازت ہے کہ اپنی پوری طاقت سے مدمقابل باکسر کے چہرے پر مکہ مارے، بلکہ جسم کے کسی اور جگہ مکہ مارنے کی بجائے چہرے پر مکہ مارنے کے پوائنٹ زیادہ ہوتے ہیں۔

اور یہ بہت ہی گری پڑی حرکت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں کوئی کسی سے لڑے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، دیکھیں فتح الباری (5 / 215)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(اس ممانعت میں ہر ضرب شامل ہوتی ہے جو بطور حد یا تعزیر یا بطور تادیب ہو، اور ابو داؤد وغیرہ میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں زنا کرنے والی عورت کو رجم کرنے کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

" اس کو پتھر مارو، اور چہرے سے اجتناب کرنا "

سنن ابو داؤد (4 / 152)۔

تو جس کو بطور رجم ہلاک کرنا متعین ہے جب اس کے متعلق یہ حکم ہے، تو پھر اس کے علاوہ دوسرے کے چہرے سے بالاولیٰ اجتناب کرنا ہو گا۔

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216) .

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے: چہرے پر مارنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ چہرہ بڑا نازک اور سارے محاسن کو جمع کرنے والی جگہ ہے، اور اکثر اس کے اعضاء سے ہی اسکا ادراک ہوتا ہے، تو چہرے پر مارنے سے خدشہ ہے کہ چہرے کے کسی عضو کی حالت نہ بگڑ جائے، اور وہ بد شکل نہ ہو جائے، چہرے میں ظاہر اور ابھرا ہوا ہونے کی بنا پر سب سے نازک ہے، بلکہ جب ناک پر مکہ مارا جائے تو وہ صحیح نہیں رہتا) .

دیکھیں: فتح الباری (5 / 216) .

اس حدیث سے خاص کر ممانعت کی دلالت کے متعلق فتح الباری میں ہے:

(امام نووی رحمہ اللہ نے اس نہی کے حکم کے متعلق کچھ نہیں کہا، اور اس ممانعت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نہی تحریمی ہے، اس کی تائید سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ نے فرمایا:

" کیا تجھے علم نہیں کہ احترام والی شکل و صورت ہے "

صحیح مسلم (3 / 1280) .